Research Journal Tahqeeqat
جلد:4، شمارہ:4، 2025ء
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل تحقیقات

محمد الیاس کے ناول "بارش" کا فکری و فنی مطالعہ

An Intellectual and Artistic Study of Muhammad Ilyas' Novel "Barish"

Umm e Habiba Noor
M.Phil Urdu Scholar
Govt. College Women University, Faisalabad
Bazghah Qandeel
Assistant Professor Department of Urdu,
Govt. College Women University, Faisalabad

اُم حبیبہ نور
ایم-فل اردو اسکالر گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد
بازغہ قندیل
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

This research paper presents a critical and analytical study of Muhammad Ilyas's novel "Barish" in the broader context of contemporary Urdu fiction. The study explores the novel's multiple dimensions, focusing particularly on its symbolic, psychological, and social meanings. Muhammad Ilyas employs "rain" not merely as a natural phenomenon but as a profound metaphor for purification, internal conflict, and the cleansing of moral decay within human society. Through a realistic portrayal of urban and rural life, he exposes the suppressed emotions, gender inequalities, and class-based tensions of Pakistani society. The paper further examines the narrative structure, linguistic texture, and artistic technique of the novel, emphasizing the use of interior monologue and stream-of-consciousness methods to reflect the characters' psychological depth. The symbolic use of weather, silence, and water to the society. The paper further examines the structure, linguistic texture, artistic technique of the novel, emphasizing the use of interior monologue and stream-of-consciousness methods to reflect the characters' psychological depth. The symbolic use of weather, silence, and water serves as a mirror to the inner turmoil of human existence. The study concludes that "Barish" is not only a reflection of social realism but also a philosophical commentary on human frailty and the quest for spiritual renewal. Thus, it establishes Muhammad Ilyas as one of the most thoughtful and innovative voices in modern Urdu fiction, blending aesthetic artistry with intellectual vigor.

Keywords: *Muhammad Ilyas, Barish, Symbolism, Psychological Realism, Modern Urdu Novel, Social Critique, Feminine Consciousness*

کلیدی الفاظ: حمد الیاس، بارش، علامت نگاری، نفسیاتی حقیقت نگاری، جدید اردو ناول، سماجی تنقید، نسائی شعور

محمد الیاس اردو ناول نگاری میں ایک معتبر نام ہیں جنہوں نے اپنے تخلیقی شعور، فکری گہرائی اور سماجی آگہی کے امتزاج سے اردو ادب کو نئی جہتوں سے روشناس کرایا۔ ان کے ناولوں میں انسان، اس کا سماج، اس کے اخلاقی و روحانی تضادات، طبقاتی تقسیم، اور وجودی کرب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ محمد الیاس نے جدید اردو ناول میں وہ جہتیں اجاگر کیں جو نہ صرف زندگی کی حقیقتوں کا عکس ہیں بلکہ قاری کو اپنے اندر جھانکنے پر مجبور

کرتی ہیں۔ ان کے نمایاں ناولوں میں "حبس"، "پروا"، "برف"، "دھوپ"، "کہر" اور "بارش" شامل ہیں۔ ان میں سے بارش ایک ایسا ناول ہے جو فکری، فنی اور علامتی سطح پر اردو ناول کی جدید روایت میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔

"بارش" محض ایک موسمی یا فطری مظہر کا عنوان نہیں بلکہ یہ علامت ہے انسانی روح کی تطہیر، امید اور تجدیدِ حیات کی۔ محمد الیاس نے اس ناول میں بارش کو ایک علامت کے طور پر برتا ہے جو زندگی کی روانی، روح کی تازگی اور اخلاقی تطہیر کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ ناول دراصل انسانی تجربات، تعلقات اور معاشرتی تناقضات کا آئینہ ہے۔ محمد الیاس کا کمال یہ ہے کہ وہ خارجی دنیا کی کیفیات کو داخلی سطح پر محسوس کراتے ہیں۔ محمد الیاس اپنے ناول "بارش" میں لکھتے ہیں:

> "بارش میں انسانی رشتوں کا وہ پیچیدہ جال دکھایا گیا ہے جس میں محبت، نفرت، خود غرضی، قربانی اور ندامت کے رنگ گھل مل جاتے ہیں۔"(۱)

ناول کا پس منظر پاکستانی متوسط طبقے کے اس معاشرتی ڈھانچے سے وابستہ ہے جس میں طبقاتی فرق، مذہبی تصورات اور اخلاقی زوال ایک دوسرے کے ساتھ الجھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ محمد الیاس نے اپنے کرداروں کے ذریعے معاشرتی تضادات کو بے نقاب کیا ہے۔ ان کے کردار محض خیالی یا علامتی پیکر نہیں بلکہ ہمارے اردگرد جیتے جاگتے انسانوں کا عکس ہیں۔ "بارش" میں عورت کا کردار خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔ محمد الیاس نے عورت کو محض مظلوم یا تابع کردار کے طور پر نہیں بلکہ ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر پیش کیا ہے جو اپنی شناخت، وقار اور اختیار کے لیے جدوجہد کرتی ہے۔ ان کے نزدیک عورت کی آزادی محض جسمانی یا سماجی نہیں بلکہ فکری اور روحانی سطح پر ہے۔

یہی بات انہیں معاصر ناول نگاروں میں ممتاز بناتی ہے۔ محمد الیاس اپنے ناول "حبس" میں رقم طراز ہیں:

> "بارش" کا پلاٹ مضبوط، مربوط اور تدریجی ارتقا رکھتا ہے۔ کہانی میں وقت اور مقام کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ قاری کرداروں کے ساتھ جیتا محسوس کرتا ہے۔"(۲)

محمد الیاس کی بیانیہ تکنیک جدید اردو ناول کی اس روایت سے جڑی ہے جس میں مصنف خود کو پسِ پردہ رکھتا ہے اور کرداروں کے مکالمے اور اعمال کے ذریعے قاری تک حقیقت پہنچتی ہے۔ ان کے مکالمے فطری، سادہ اور اثر انگیز ہیں جن میں کردار کی داخلی کشمکش، بے بسی، یا احتجاج بڑی باریکی سے جھلکتا ہے۔

"بارش" میں محمد الیاس نے اخلاقی اور روحانی زوال کے ساتھ ساتھ سماجی ناانصافی کو مرکزی نکتہ بنایا ہے۔ ان کے نزدیک انسان کا المیہ یہ ہے کہ وہ مادی آسائشوں میں کھو کر روحانی تطہیر سے محروم ہو گیا ہے۔ "بارش" کی علامت یہاں رحمت کے ساتھ ساتھ تطہیر کا استعارہ بھی ہے۔ یہ ناول قاری کو اس سوال کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے کہ کیا جدید انسان نے ترقی کی دوڑ میں اپنی انسانیت کھو دی ہے؟ محمد الیاس کا جواب علامتی انداز میں یہی ہے کہ جب تک بارش نہ ہو۔ یعنی جب تک دلوں پر نرمی اور ضمیر پر نمی نہ آئے۔ زندگی بیکار اور بے ثمر رہتی ہے۔ ڈاکٹر انور سدید رقم طراز ہیں: "محمد الیاس نے "بارش" میں علامتی نظامِ اظہار کو بڑی مہارت سے برتا ہے۔"(۳)

"بارش" محض ایک قدرتی مظہر نہیں بلکہ انسانی احساسات داخلی اضطراب اور روحانی تجدید کی علامت کے طور پر استعمال ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ناول وجودی اور نفسیاتی معنویت بھی رکھتا ہے۔ ناول کے کردار ایک ایسے معاشرے میں سانس لے رہے ہیں جہاں اقدار کی شکست و ریخت جاری ہے، رشتے مفاد کے تابع ہیں اور روحانی آسودگی ناپید ہے۔ اس منظر نامے میں "بارش" ایک نجات دہندہ عنصر کے طور پر نمودار ہوتی

ہے جو انسان کے اندر کی سختی، جمود اور زنگ آلودگی کو دھو دیتی ہے۔ محمد الیاس کا یہ علامتی رویہ انہیں محض ایک سماجی ناول نگار نہیں بلکہ فکری و فلسفیانہ سطح کا فنکار ثابت کرتا ہے۔

فنی اعتبار سے "بارش" اردو ناول کی جدید تکنیکوں کا نمائندہ ہے۔ اس میں روایتی داستانی انداز سے علامتی اظہار، اور جزئیات نگاری کو اہمیت دی گئی ہے۔(Monologue) ہٹ کر داخلی خودکلامی مصنف نے واقعات کے بجائے کیفیتوں کو مقدم رکھا ہے۔ یہی بات اسے جدید اردو ناول کی صف ساخت رکھتا ہے، جس میں وقت اور واقعے کی (Non-linear) میں ممتاز کرتی ہے۔ پلاٹ غیر خطی ترتیب داخلی احساسات کے مطابق آگے بڑھتی ہے۔ اس اسلوب نے ناول کو نفسیاتی گہرائی اور فکری تہہ داری عطا کی ہے۔

محمد الیاس کے یہاں بیانیہ کا انداز توازن رکھتا ہے۔ نہ وہ محض خطابت میں الجھتے ہیں، نہ جذباتیت میں۔ ان کا اسلوب ایسا ہے جس میں فکری وضاحت اور جذباتی شدت ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ وہ چھوٹے جملوں کے ذریعے بڑے معنی ادا کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر ان کی نثر شاعرانہ تاثر پیدا کرتی ہے، مگر وہ شعریت میں الجھنے کے بجائے اسے فکری وضاحت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ "بارش" کے اسلوب میں جو شائستگی، رچاؤ اور ٹھہراؤ پایا جاتا ہے، وہ قاری کو جمالیاتی لطف کے ساتھ فکری بیداری بھی عطا کرتا ہے۔ ناول کے فنی ڈھانچے میں محمد الیاس نے کرداروں کی نفسیاتی ساخت کے ساتھ ماحول کی معنوی تشکیل کو بھی اہمیت دی ہے۔ ڈاکٹر انور سدید رقم طراز ہیں:

> "بارش" کا استعارہ کہانی کے مختلف مراحل میں مختلف معنویت اختیار کرتا ہے۔ کہیں یہ صفائی و طہارت کی علامت بنتی ہے، کہیں غم و ندامت کی اور کہیں روحانی سکون کی۔"(۴)

یہ علامتی تکرار ناول کو ایک داخلی وحدت عطا کرتی ہے۔ محمد الیاس کے نزدیک "بارش" انسانی ضمیر کی وہ تازہ ہوا ہے جو سماجی آلودگیوں کو دھو کر انسان کو اپنی اصل پہچان دلاتی ہے۔ "بارش" کے فکری نظام میں اخلاقی و روحانی قدروں کا احیا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ شمیم حنفی بیان کرتے ہیں:

> "مصنف نے اس ناول کے ذریعے انسان کو خود احتسابی کی دعوت دی ہے۔ وہ انسان کے اندر موجود اس تضاد کو نمایاں کرتے ہیں جو اسے نیکی اور بدی کے بیچ جھولتا رکھتا ہے۔"(۵)

ناول میں موجود کردار اپنے فیصلوں کے ذریعے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انسانی آزادی محض خارجی عمل نہیں بلکہ داخلی ارتقا کا نام ہے۔ محمد الیاس کے نزدیک اصل انسان وہ ہے جو خود سے مکالمہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

فنی سطح پر "بارش" کو اردو ناول کی اس روایت میں رکھا جا سکتا ہے جو بانو قدسیہ، انتظار حسین اور عبداللہ حسین کے ناولوں سے جڑتی ہے۔ تاہم محمد الیاس کے امتیاز بارے محمد حمید شاہد لکھتے ہیں:

> "انہوں نے مذہبی شعور اور انسانی اخلاقیات کو عصری حالات میں برتا ہے۔ ان کا فن محض اخلاقی تبلیغ نہیں بلکہ فکری مکالمہ ہے۔"(۶)

وہ اپنے قاری کو سوال دیتے ہیں، جواب نہیں۔ یہی ناول کا تخلیقی حسن ہے۔ اگر محمد الیاس کے دیگر ناولوں سے "بارش" کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی تخلیقی توانائی وقت کے ساتھ زیادہ فکری اور علامتی ہوتی گئی۔ "پروا" اور "حبس" میں جہاں معاشرتی تضادات اور روحانی خلا نمایاں ہے، وہاں "بارش" میں اس خلا کا حل تلاش کرنے کی کوشش دکھائی دیتی ہے۔ اس لحاظ سے "بارش" ان کے فکری سفر کا ارتقائی سنگِ میل ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو"بارش" ایک ایسا ناول ہے جو اپنے موضوع، اسلوب، علامتوں، کرداروں اور فکری گہرائی کے باعث اردو ناول کی تاریخ میں ایک نمایاں اضافہ ہے۔ گوپی چند نارنگ کے بقول:

"محمد الیاس نے اس ناول میں انسان اور معاشرے کے تعلق کو ایک نئی معنویت دی ہے۔ ان کی تحریر میں امید کی کرن ہے، جو بارش کی مانند مایوسی کے بادلوں کو چیر کر نکلتی ہے۔ بارش، محض ایک ناول نہیں بلکہ انسانی روح کی کہانی ہے۔ ایک ایسی کہانی جو ہر قاری کے اندر کے انسان کو بیدار کرتی ہے۔"(۷)

محمد الیاس نے اُردو ناول میں نفسیاتی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کی عکاسی کی ہے۔ بارش میں انسانی جذبات، معاشرتی تضادات اور روحانی تنہائی بڑی باریکی سے پیش کی گئی ہے۔ ناول کا عنوان بھی علامتی ہے: بارش محض فطری مظہر نہیں بلکہ نفسیاتی اور روحانی استعارہ ہے۔ محمد الیاس کے نزدیک ادب صرف تفریح نہیں بلکہ فکری شعور کی بیداری ہے۔ بارش میں طبقاتی تقسیم، عورت کی مظلومیت اور مرد کی داخلی شکستگی پیش کی گئی ہے۔ محمد الیاس کا شمار ان معاصر اُردو ناول نگاروں میں ہوتا ہے جنھوں نے پاکستانی معاشرت کی داخلی سچائیوں، انسان کی نفسیاتی پیچیدگیوں اور سماجی تضادات کو حقیقت نگاری کے اعلیٰ معیار پر پیش کیا ہے۔ اُن کا ناول بارش محض ایک کہانی نہیں بلکہ جدید انسان کے وجودی کرب، اخلاقی انحطاط اور روحانی خلا کی کہانی ہے۔ یہ ناول بیسویں صدی کے آخری عشروں میں تشکیل پانے والے اُس فکری پس منظر کی عکاسی کرتا ہے جس میں انسان بیک وقت مذہبی، معاشی اور اخلاقی بحران کا شکار نظر آتا ہے۔ فکری سطح پر یہ ناول انسان کے اندر موجود اُس خلا کو نمایاں کرتا ہے جو مذہب اور اخلاقیات سے دوری کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ محمد الیاس کا زاویہ واضح طور پر روحانی اور اخلاقی ہے۔

احمد قمر کے مطابق:

"بارش کے بعد جیسے مٹی کی خوشبو اُٹھتی ہے، ویسے ہی انسان کے اندر کے زخم ابھر جاتے ہیں۔"(۸)

"بارش" یہاں روحانی تطہیر، عورت کی مظلومیت اور سماجی ناپاکی کے خلاف احتجاج کی علامت ہے۔ استعارہ جات جیسے خنکی، کیچڑ اور بدلیاں کرداروں کی نفسیاتی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

محمد الیاس علامت نگاری کے فن میں غیر معمولی مہارت رکھتے ہیں بارش میں زبان علامتی رنگ اختیار کرلیتی ہے۔ بارش محض قدرتی مظہر نہیں بلکہ تزکیہ ندامت اور رحمتِ الٰہی کا استعارہ ہے۔ اسی طرح خواب، پانی، دھند، روشنی، پرندے جیسی علامتیں انسانی شعور کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان علامتوں کے ذریعے مصنف نے داخلی کشمکش کو ظاہری منظرنامے سے جوڑا ہے۔ علامتی نظام میں ہر لفظ ایک تہہ دار مفہوم رکھتا ہے۔ مثلاً بارش بظاہر فطری عمل ہے لیکن اس کے پس پردہ کردار کی روحانی تطہیر کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔

محمد الیاس کرداروں کی نفسیاتی گہرائی میں مہارت رکھتے ہیں۔ خواتین کردار مظلوم مگر باشعور ہیں، مرد کردار اندرونی شکست سے دوچار۔ شمس الرحمٰن فاروقی رقم طراز ہیں:

"عورت اگر چاہے تو بارش بن کر برس سکتی ہے، مگر اکثر اسے روکا جاتا ہے۔"(۹)

محمد الیاس کی زبان سادہ مگر پُر تاثیر ہے۔ مکالمے کم اور داخلی خود کلامی زیادہ ہے، جس سے کردار کی نفسیات بخوبی سامنے آتی ہے۔ محمد الیاس کا ناول "بارش" اُردو زبان و بیان کی فنی لطافت اور فکری تہہ داری کا حسین امتزاج ہے۔ اُن کی زبان ایک طرف حقیقت نگاری کی سادہ روایت سے جڑی ہوئی ہے تو دوسری طرف روحانی اور علامتی فضا کی تخلیق کرتی ہے۔ اسلوب میں داخلی نرمی، نفسیاتی گہرائی اور علامتی تہہ داری نمایاں ہے۔ یہی

امتزاج اس ناول کو محض کہانی نہیں بلکہ ایک فکری تجربہ بنا دیتا ہے۔ محمد الیاس کی زبان تصنع بناوٹ سے پاک ہے۔ وہ روزمرہ کے الفاظ میں بڑے معنوی اور جذباتی کیفیات بیان کرتے ہیں۔ ناول بارش میں زبان کا حسن سادہ مگر بامعنی اظہار پوشیدہ ہے۔

ڈاکٹر انور سجاد لکھتے ہیں:

"بارش رکی تو جیسے وقت رک گیا، ہر شے بھگوئی ہوئی خاموشی تھی۔"[۱۰]

اس جملے میں منظر نگاری اور داخلی کیفیت دونوں یکجا ہیں۔

"بارش" میں طبقاتی جبر، اخلاقی زوال، مذہبی منافقت اور عورت کی جدوجہد نمایاں ہیں۔ فکری سطح پر ناول انسان کے اندر موجود اُس خلا کو نمایاں کرتا ہے جو مذہب اور اخلاقیات سے دوری کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ محمد الیاس کا زاویہ نگاہ واضح طور پر روحانی اور اخلاقی ہے تاہم وہ تبلیغی یا واعظانہ لہجہ اختیار نہیں کرتے بلکہ انسانی تجربے کے اندر سے وہ سچائی دریافت کرتے ہیں جو قاری کو خود غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ یہی وصف اس ناول کو دیگر معاصر ناولوں سے ممتاز کرتا ہے۔ محمد الیاس کے نزدیک انسان اپنے عمل سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ اسے قول سے ہی فکر بارش کے بیشتر کرداروں میں جھلکتی ہے۔ قاضی ناصر عباس رقم طراز ہیں:

"انسان کا اصل گناہ اس کی خاموشی ہے، بارش شاید اسی خاموشی کو توڑنے آئی تھی۔"[۱۱]

ناول کے کردار خوف، احساسِ جرم اور تنہائی کا شکار ہیں۔ "بارش" ان کے اندرونی طوفان کی علامت ہے۔ محمد الیاس نے کرداروں کی نفسیاتی پیچیدگی کو بڑی باریکی سے دکھایا ہے تاکہ قاری ان کے اندر کی الجھنوں اور احساسات کو محسوس کر سکے۔ محمد الیاس کے ناول "بارش" کا مطالعہ نفسیاتی نقطہ نظر سے کیا جائے تو یہ انسانی شعور، لاشعور احساس جرم اور وجودی بے چینی کا آئینہ بن جاتا ہے۔ مصنف نے اپنے کرداروں کے ذہنی انتشار احساسِ ندامت اور اندرونی خوف کو نہایت باریک بینی سے پیش کیا ہے۔ بارش یہاں محض فطری مظہر نہیں بلکہ انسانی باطن کی صفائی اور گناہ کے بوجھ سے نجات کی علامت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ بارش میں بار بار آنے والی بارش کے مناظر قاری کے لاشعور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ بارش کرداروں کے اندر جمع شدہ غبار احساسِ جرم اور جذباتی بوجھ کو دھونے کی کوشش کرتی ہے۔ بعض اوقات یہی بارش کرداروں کے باطن میں طوفان برپا کر دیتی ہے۔

"بارش" اُردو ناول میں فنی اور فکری لحاظ سے اہم ہے۔ محمد الیاس نے زندگی کے حقیقی المیوں کو علامتی انداز میں پیش کیا ہے اور بارش کو روحانی بیداری کی علامت بنایا ہے۔ محمد الیاس کی زبان و اسلوب میں روحانیت، حقیقت نگاری، علامت نگاری اور فکری سادگی کا حسین امتزاج موجود ہے۔ ان کی نثر میں کہیں وعظ نہیں مگر احساس اصلاح موجود ہے۔ کہیں فلسفہ نہیں مگر معرفت کی خوشبو ہے۔ ان کا اسلوب نہ صرف ناول کے فکری پس منظر کو نمایاں کرتا ہے بلکہ کرداروں کی داخلی کشمکش کو بھی واضح کرتا ہے۔ یوں بارش کی زبان و اسلوب اُردو ناول کی روایت میں ایک ایسی نثری تازگی کا اضافہ کرتا ہے جس میں سادگی معنویت روحانی جمال ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1. محمد الیاس، بارش، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2012ء، ص ۶۲۵
2. محمد الیاس، حبس، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2009ء، ص ۳۳۹
3. ڈاکٹر انور سدید، اردو ادب کی مختصر تاریخ، الفیصل ناشران، لاہور، 2010ء، ص ۵۷۹

4. ڈاکٹر سلیم اختر، اردو ناول کا ارتقا، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2008ء، ص ۳۵
5. شمیم حنفی، جدیدیت اور اردو ادب، مکتبہ جامعہ، دہلی، 2005ء، ص ۱۸۵
6. محمد حمید شاہد، اردو فکشن: صورت و معنی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2014ء، ص ۳۶
7. گوپی چند نارنگ، ادب اور تنقید کے نئے مباحث، مکتبہ جامعہ، دہلی، 2009ء، ص ۲۴۰
8. احمد قمر، اردو ناول کا ارتقائی مطالعہ، فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۱۴۹
9. فاروقی شمس الرحمٰن، اُردو افسانہ اور جدیدیت، مکتبہ جامعہ، دہلی، ۱۹۹۹ء، ص ۴۱
10. انور سجاد، ڈاکٹر، اُردو ناول میں نفسیات کا عنصر، مجلس ترقی ادب، کراچی، ۲۰۰۵ء، ص ۱۳
11. قاضی ناصر عباس، علامتی ناول کی روایت، دنیا، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۴۹

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. Muhammad Ilyas, Barish, Sang-e-Meel Publications, Lahore ,2012, P:625
2. Muhammad Ilyas, Habas, Sang-e-Meel Publications,Lahore, 2009, P:339
3. Dr. Anwar Sadeed, Urdu Adab ki Mukhtasir Tareekh, Al-Faisal Nashran, Lahore ,2010, P:579
4. Dr. Saleem Akhtar, Urdu Novel ka Irtiqa, Sang-e-Meel Publications,Lahore, 2008, P:35
5. Shamim Hanfi, Jadediat aur Urdu Adab,Maktaba Jamia,Dehli, 2005, P:185
6. Muhammad Hameed Shahid, Urdu Fiction: Surat-o-Maani, National Book Foundation,Islamabad, 2014, P:36
7. Gopi Chand Narang, Adab aur Tanqeed kay Naye Mubahis, Maktaba Jamia,Dehli, 2009, P:240
8. Ahmad Qamar, Urdu Novel ka Irtiqai Mutaliya, Fiction House, Lahore ,2018, P:149
9. Farooqi Shams ur Rehman, Urdu Afsana aur Jadediat, Maktaba Jamia,Dehli, 1999, P:41
10. Anwar Sajjad, Dr., Urdu Novel ma Nafsiyat ka Answar, Majlis Taraqi Adab,Karachi, 2005, P:13
11. Qazi Nasir Abbas, Alamti Novel ki Rivayat, Dunya,Lahore, 2017, P:49